ازعدالت عظمی

حفیز واشی احمد

بنام

کٹوبودین اور دیگران

24 ستمبر 1996

[کے راما سوامی، کے وینکٹا سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 کی انتظامیہ:

دفعات 28اور 46– کسٹوڈین کو مہاجرین جائیداد حوالہ کرنا– اپیل کنندہ زمین کے ایک حصے پر خصوصی حق کا دعوی کرتا ہے اوراس پر تحفہ کی بنیاد پر کھڑا ڈھانچہ– حکم امتناعی کا مقدمہ اپیل کنندہ کی طرف سے– ٹرائل کورٹ نے اس سوال کا انعقاد کیا کہ آیا جائیداد اپیل کنندہ کے خصوصی قبضے میں تھی یا یہ خالی ہونے والی جائیداد کے محافظ کے پاس نہیں تھی– اس مقدمے کی سماعت کے دوران فیصلہ کیا جانا چاہئے– نظر ثانی کی درخواست میں، ہائی کورٹ ہولڈنگ کہ ایکٹ کے دفعات 28اور 46 کے عمل کے ذریعے تنازعہ والی جائیداد خالی ہونے والی جائیداد کے محافظ کے سپرد تھی اور مقدمہ قابل التوا نہیں ہے– منعقد ہوا، ٹرائل کورٹ اپنی سمت میں درست تھا– ہائی کورٹ کا حکم ایک طرف کھڑا ہے اور ٹرائل کورٹ کے اس بات کی توثیق ہوتی ہے کہ اس حقیقت کے سوال کے فیصلے کے بعد معاملہ ٹرائل کورٹ کو بھجوایا جاتا ہے کہ آیا جائیداد خصوصی طور پر مدعی اپیل کنندہ کی ہے جیسا کہ اس نے دعویٰ کیا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1007 آف 1980۔

1974 کے سی آر نمبر 300 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 7.11.74 کے فیصلے اور حکم سے۔

سید علی احمد، تنویر احمد اور موہن پانڈے اپیل کنندہ کی طرف سے

ریاست کے لیے دی گوبردھن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پٹنہ کی عدالت عالیہ کے 7 نومبر 1974 کو سی آر نمبر 300/ 74 میں دیے گئے فیصلے

سے پیدا ہوتی ہے۔اپیل کنندہ نے حکم امتناع کے لیے مقدمہ دائر کیا جس میں مدعا علیہ کو جائیداد والے پلاٹ نمبر 1323 اور اس پر موجود ڈھانچے کے ایک حصے پر قبضہ کرنے اور اس سے لطف اندوز ہونے سے روک دیا گیا۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ اگرچہ توزی نمبر 3274 میں کھٹا نمبر 246 سے منسلک پلاٹ نمبر 1499 کو انخلا کی جائیداد قرار دیا گیا تھا،لیکن جس گھر کے بارے میں اپیل کنندہ نے دعوی کیا ہے وہ پلاٹ نمبر 1499 میں کھٹا نمبر 263 کے ایک حصے میں واقع ہے اور وہی توزی نمبر اس کا ہے۔فاضل منسیف نے یہ نظریہ اختیار کیا تھا کہ مقدمے کی سماعت میں فیصلہ سنانا ضروری ہے کہ آیا کھٹا نمبر 263 والی جائیداد، اگرچہ اسی توزی نمبر 3274 کے پلاٹ نمبر 1499 میں واقع ہے،اس کی خصوصی جائیداد تھی یا انخلا کرنے والے کی جائیداد کے محافظ کے پاس نہیں تھی۔مدعا علیہ کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراض کو مسترد کر دیا گیا۔نظر ثانی میں،عدالت عالیہ نے یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ ایڈمنسٹریشن آف دی ایواکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 28 اور 46 کے نفاذ کے ذریعے،اراضی اور عمارتیں انخلا کی جائیداد کے محافظ کے پاس تھیں اور اس لیے، مقدمہ قابل سماعت نہیں ہے۔جب یہ معاملہ اجازت دینے سے پہلے اس عدالت میں آیا تو وکیل کو سنا گیا اور کہا گیا کہ پلاٹ نمبر 1499 پر واقع مکان یا ڈھانچہ صرف ایک حصہ تھا اور اس بات کا کوئی دعوی نہیں تھا کہ یہ پلاٹ نمبر 1323 کے حصے یا اس پر موجود کسی ڈھانچے کے حوالے سے انخلا شدہ جائیداد تھی۔لہذا،اس عدالت نے پلاٹ نمبر 1499 کے سلسلے میں بے دخلی کے سوال سے متعلق اجازت دے دی۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ نے متنازعہ جائیداد کے سلسلے میں خصوصی ملکیت کا دعوی کیا ہے،عدالت کو اس سوال پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا یہ اس زمین کا حصہ ہے جسے انخلا کی جائیداد قرار دیا گیا تھا اور جو انخلا کی جائیداد کے محافظ کے پاس تھی یا اپیل کنندہ کو دیے گئے مبینہ تحفے کی بنیاد پر اپیل کنندہ کی خصوصی ملکیت ہے۔یہ حقیقت کا سوال ہے جس پر مقدمے کی سماعت میں فیصلہ کیا جانا چاہیے اس پر غور کرنے سے پہلے کہ آیا زمین انخلا کرنے والے کی جائیداد کے محافظ کے پاس ہے یا نہیں۔اگر قابل ضلع منسیف کو معلوم ہو کہ جائیداد متنازعہ انخلا کرنے والے کی پراپرٹی ہے تو ضروری ہے کہ یہ انخلا کرنے والے کی جائیداد کے نگران کے پاس ہو اور اس طرح سول دعویٰ قابل سماعت نہیں ہے۔دوسری طرف،اگر نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ انخلا کرنے والے کی جائیداد کا حصہ نہیں ہے،تو ضروری ہے کہ حکم نامے پر غور کیا جائے جس کا دعوی کیا گیا ہے کہ اسے منظور کیا جائے یا نہیں۔مقدمے کی سماعت میں تمام حقائق کی تحقیقات کی جانی چاہیے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ٹرائل عدالت اپنی سمت میں درست تھی۔اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔عدالت عالیہ کے حکم کو خارج کر دیا گیا ہے اور ٹرائل عدالت کے حکم کی تصدیق ہو چکی ہے۔یہ واضح کیا جاتا ہے کہ ہم نے میرٹ پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی ہے۔مسئلہ بڑا ہے۔معاملہ ٹرائل عدالت کو بھیج دیا جاتا ہے۔چونکہ مقدمہ دو دہائیوں سے زیر التوا ہے،اس لیے ٹرائل عدالت کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر مقدمہ نمٹائے۔کوئی اخراجات نہیں۔

آر۔پی۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document